مطبوعات

مکتوبات صدی (جلد اوّل و جلد دوم) از حضرت مخدومِ جہاں سلطان المحققین شیخ شرف الحق والدین احمد یحییٰ منیری رحمتہ اللہ علیہ
مرتب و ناشر:- سید محمد نعیم ندوی - کوارٹر نمبر 5/B یونٹ نمبر ۶ شاہ لطیف آباد، حیدر آباد (پاکستان)
قیمت، پہلی جلد پانچ روپے - دوسری جلد دس روپے۔

حضرت شیخ احمد یحییٰ منیری کے مکتوبات کا مجموعہ رُوحانی فیض کا ایک لازوال سرچشمہ ہے، آپ سلطان ناصر الدین محمود کے زمانہ میں مقام مُنیر ضلع پٹنہ میں ۶۶۱ھ میں پیدا ہوئے، بہت جلد آپ نے تمام علومِ دینی پر کامل عبور حاصل کر لیا، اُن کی روحانی عظمت کا شہرہ دور دور تک پھیل گیا - آپ نے مجاہدہ اور ریاضت میں بھی کمال حاصل کیا، پھر آخر دم تک روحانی فیضان کا سلسلہ جاری رہا۔

زیر نظر دو جلدوں میں جلد اوّل تو فارسی زبان میں ہے اور تمام مکتوبات اپنے ایک مرید خاص قاضی شمس الدین حاکم چوسہ کو مخاطب کر کے لکھے گئے ہیں۔ وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ مرید خاص اپنی سرکاری ملازمت کے سلسلے میں حضرتِ مخدومِ جہاںؒ کی خدمت میں حاضر رہنے سے معذور تھے اس لیے اُن کے اصرار پر ان کے رشد و ہدایت کے لیے یہ غیر فانی مکتوبات تحریر کیے گئے۔

دوسری جلد کا اردو میں ترجمہ پیش کیا گیا ہے اس کے ساتھ فارسی متن نہیں ہے اور پہلی جلد میں صرف فارسی متن ہے اردو ترجمہ نہیں۔

ان مکتوبات میں حضرت مخدوم جہاںؒ نے تصوّف، طریقت اور شریعت کے اسرار و رموز بڑے دلکش انداز میں بیان فرمائے ہیں۔ ہر مکتوب روحانیت کا خزینہ ہے۔ مکتوبات کے کچھ عنوانات یہ ہیں، توحید، توبہ، کرامت و استدراج، کشف، سالک و مجذوب، اصل تصوف، گفتار و رفتار، عشق و محبت تقویٰ، اسرار قضا و قدر، لباس، وعدہ، نفس و خواہش وغیرہ وغیرہ - آپ نے طریقت، شریعت

اور تصوف کی رو سے حیات و ممات کے راز ہائے سربستہ ایسے عالمانہ انداز میں منکشف کیے ہیں کہ بے اختیار دل و دماغ میں اُتر جاتے ہیں۔

اسلامی ریاستوں کی دولت مشترکہ
COMMON WEALTH OF MUSLIM STATES

تالیف: چوہدری نذیر احمد خان
شائع کردہ: فیروز سنز لمیٹڈ۔ لاہور
قیمت:- ۱۵/- روپے صفحات۔ ۲۱۰

زیرِ تبصرہ کتاب، جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، پان اسلام ازم کی ایک دیرینہ آرزو کو نہ صرف بیدار کرتی ہے بلکہ اس کی تکمیل کے لیے نشانِ راہ کا بھی کام دیتی ہے۔ کتاب کے فاضل مصنّف جو برسوں سے دنیائے اسلام میں اتحاد و اتفاق کی دعوت دے رہے ہیں، نے بڑے قرینے کے ساتھ ان امکانات کو بیان کیا ہے، جن سے مسلمانوں کے مابین رشتہ اخوت مستحکم ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے سب سے پہلے مسلمانوں کی ایک عالمی تنظیم کے قیام کی ضرورت بیان کی ہے، پھر اس کے قیام کے راستے میں جو موانع حائل ہو سکتے ہیں اُن کی نشاندہی کر کے ان موانع کو دور کرنے کی عملی تدابیر بھی بیان کی ہیں۔ اِن کے بعد اتفاق و اتحاد کے بارے میں بڑے اختصار کے ساتھ اسلامی تعلیمات کا ذکر کیا ہے اور اس ضمن میں جو متعدد کوششیں ہوئی ہیں ان کا خاکہ پیش کیا ہے۔

پوری کتاب معلومات افزا اور فکر انگیز ہے مگر اس کا مطالعہ کرتے وقت ایک خیال بار بار ذہن میں آتا ہے کہ مسلم ممالک میں جب تک فکری ہم آہنگی پیدا نہ ہو گی اس وقت تک اُن کے درمیان اتفاق و اتحاد کس طرح پیدا ہو سکے گا۔ دنیائے اسلام اِس وقت مختلف اور متضاد خیالات کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ کوئی حصہ اشتراکیت کی زد میں ہے تو کسی حصے پر سرمایہ دارانہ نظام اپنی ساری قہرمانیوں کے ساتھ مسلط ہے، کوئی امریکہ کا دست نگر ہے اور کوئی روس کا حاشیہ بردار۔ فکر و نظر کے اِس وسیع اختلاف کے باوجود ان کے درمیان اتفاق و اتحاد آخر کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ فاضل مصنّف نے اس فطری سوال کا کوئی جواب فراہم نہیں کیا۔